

ایک حقیقت کا انکشاف

شبِ برأت

”ماہ شعبان المعظم کی مبارک رات
اُمت مسلمہ کے لیے باعثِ مغفرت“



محمد اشفاق عالم

بہ رہنمائی مفتی محمد عصمت بو بیرے کلیانی

”امام شافعی فاؤنڈیشن، ممبئی“۔

مرکز العلوم الشافعیہ کوکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بقیہ نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں تاریخ ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنے کو آزاد فرماتا ہے جتنے (بنی کلب) عرب میں بنی کلب ایک قبیلہ ہے جن کے یہاں بکثرت بکریاں ہوتی تھیں (جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافروں اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے) (رشتہ ناطہ توڑنے والے) اور غرور گھمنڈ سے کپڑا لٹکانیوالے اور والدین کی نافرمانی کرنیوالے اور شراب کی مداومت کرنیوالے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت کی ہے اس میں قاتل کا بھی ذکر ہے، بقیہ نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل شعبان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے۔ استغفار کرنیوالوں کو بخش دیتا ہے اور طالب رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔

ابن ماجہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، اور ہے کوئی روزی طلب کرنیوالا کہ اسے روزی دیدوں، ہے کوئی مرض و مصیبت میں مبتلا کہ عافیت دوں، ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔

چودہ شعبان کو ہر ایک دوسرے سے مل جائے اور ہر ایک دوسرے سے خطا معاف کروائے تاکہ مغفرت الہی انہیں بھی شامل ہو انہیں احادیث کی بناء پر چودہ شعبان کو رات آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور غفواً تقصیر کراتے ہیں اور ہر جگہ کے مسلمان بھی ایسا ہی کریں تو نہایت انسب و بہتر ہو اس سلسلے میں محدثین کرام کی متعدد روایتیں صحیح و حسن مروی ہیں اس میں ایام بیض ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں تاریخ کے روزوں کا ثبوت ہے۔ مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے تجلی فرمانے کا ہر رات ثلث اللیل الاخر کا ذکر ہے اور حضرت امام بخاری نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے سید الاستغفار کی روایت کی ہے ان احادیث صحیحہ سے ان ضعیف احادیث کی تائید ہوتی ہیں اور وہ ضعیف حدیثیں تلقی بالقبول کی وجہ سے صحیح کے درجے میں پہنچتی ہیں۔ الحافظ البزار (ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیمؒ وفات ۳۵۴ھ) نے لیلۃ نصف شعبان کی فضیلت والی روایت کو حسن قرار دیا ہے اور حدیث حسن روایت کی ہے اور الدارقطنی و بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔

اذکار و دعائیں اور نماز کے متعلق اس شب کے متعلق جو ذکر کئے ہیں اس کا ذکر کر رہے ہیں اسی رات کو یہ فضیلت و شرف حاصل ہے کہ اس رات میں مخصوص طور پر مغفرت ہوتی ہے اور مخصوص طور پر دعائیں مقبول ہوتی ہیں اسی وجہ سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس رات میں (شب برأت) میں دعا مقبول ہوتی ہے۔ (فتاویٰ ابن حجر عسقلانی شافعی) (الفتاویٰ الکبریٰ الفقیہ) متوفی ۹۷۴ھ

جن راتوں میں شب بیداری مندوب ہے اس میں شب برأت کی شب بیداری بھی مندوب ہے اسمیں کثرت سے استغفار پڑھے، صبح تک اور خصوصاً سید الاستغفار پڑھے اس لئے اس سے سال بھر کی گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح الشیخ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی حنفی) متوفی ۱۰۶۹ھ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید الاستغفار یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَاَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ۔ (رواہ البخاری)

اور جب کوئی شام کے وقت سید الاستغفار کہے اور مرجائے تو جنت میں جایگا یا جنتی ہوگا، جب کوئی صبح ہوتے وقت کہے اور اسی دن وہ مرجائے تو اسی کے مانند ہوگا۔ (بخاری شریف)

جنت میں جائے گا یا جنتی ہوگا۔ (اس استغفار کی ایک عربی شرح حضرت فقیہ علی مخدوم مہائمی قدس اللہ سرہ نے بھی لکھی ہے۔ وفات ۸۳۵ھ)

بزرگان دین و علماء کرام و فقہائے عظام کے معمولات میں سے یہ دعا نصف شعبان المعظم کا ذکر ملتا ہے اس میں سب سے پہلے شب برأت کی دعا کا ذکر حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ تعالیٰ (وفات ۹۷۰ھ، ۱۵۶۲ء) کی کتاب جواہر النعمہ میں ملتا ہے اور ان کی کتاب کے حوالے کی عبارت یہ ہے ”در شب برأت ایں دعا بخواند“: شب برأت کو یہ دعا پڑھئے۔ العالم العلّامہ شیخ احمد بن عمر النعمی الازہری شافعی (۱۱۵۱ھ) نے اپنی کتاب مجربات الدیربی الکبیر میں شب برأت کی دعا کا ذکر کیا ہے اور اس کی کیفیت اس طرح سے ذکر کی ہے جیسا کہ بعض علماء نے فرمایا ہے :

بیشک جو شخص نصف شعبان کی رات یعنی (شب برأت) کی رات میں تین مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے پہلی بار سورہ یٰسین بہ نیت درازی عمر دوسری بار بلاء و آفت کے دور ہونے کی نیت سے تیسری بار لوگوں کی محتاجی سے بے نیاز ہونے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم طلب کرنے کی نیت سے پھر یہ دعا نصف شعبان المعظم دس بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا مقصد و مراد حاصل ہوگا : اگلے صفحہ پر دعائیں نصف شعبان ذکر کیا ہے۔

”سورۃ الدخان اور سورہ یٰسین شب برأت میں پڑھیں۔“

شب برأت میں ایک بار سورۃ الدخان اور سورۃ یٰسین تین بار پہلی بار درازی عمر کے لئے، دوسری بار روزی میں برکت کے لئے، تیسری بار سعادت مندی و حسن خاتمہ (خاتمہ بالخیر ایمان و اسلام پر خاتمہ ہو)۔ (اتحاف ۳/۴۲۷)

سید محمد حسن الزبیدی فرماتے ہیں کہ لوگوں نے سلف (صالحین) سے اس شب کی شب بیداری وراثت میں پائی ہے، ایک بار سورۃ یٰسین اور اس شب کی مشہور دعا پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے عمر میں برکت کی دعا کیجئے، پھر دوسری بار سورۃ یٰسین کشادہ روزی میں برکت کے ساتھ حاصل ہونے کی نیت سے دعا کیجئے، پھر تیسری بار سورۃ یٰسین خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے دعا کیجئے۔ (اتحاف ۳/۴۲۷)۔ ”بحوالہ فقہ السنہ، الشیخ اسماعیل احمد الملباری“۔

شیخ محمد الدمیاطی نے بعض عارفین سے نقل کیا ہے کہ انسان کے لائق و مناسب ہے کہ وہ شب برأت کی مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان تین بار سورۃ یٰسین متواتر اس اثناء میں بغیر کسی گفتگو کئے پڑھے، پہلی بار سورۃ یٰسین بہ نیت درازی عمر برکت کے ساتھ جو اپنی عمر میں برکت کا خواہشمند ہو، اور دوسری بار رزق میں کشادگی برکت کے ساتھ، اور تیسری بار بہ نیت سعادت مندوں میں اُس کا نام لکھا جائے، پھر بعض عارفین نے جو دعائے نصف شعبان کا ذکر کئے ہیں وہ دعا پڑھے۔

اور جو دس مرتبہ دعائے نصف شعبان مذکور ہے وہ یہ دعائیں بار اور اُس کے بعد شب بھر میں سات مرتبہ پڑھے۔

إِلَهِي جُودُكَ ذُلَّنِي عَلَيْكَ وَإِحْسَانُكَ أَوْصَلْنِي إِلَيْكَ وَكَرَمُكَ قَرَّبَنِي لَدَيْكَ
أَشْكُوا إِلَيْكَ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ مَا لَا يَغْسِرُ عَلَيْكَ إِذْ عَلِمْتُ بِحَالِي يَكْفِي عَنْ
سُؤَالِي يَا مُفَرِّجَ جَاعِنٍ كَرِبَ الْمَكْرُوبِينَ فَرِّجْ عَنِّي مَا أَنَا فِيهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَحْبِنَا لَهُ وَنَجِّنَهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ يَا ذَا
الْمَنِّ وَلَا يَمُنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الطُّولِ وَالْإِنْعَامِ لَا إِلَهَ أَنْتَ ظَهَرَ اللَّا
جِبِنَ وَيَا جَارَ الْمُسْتَجِرِينَ وَيَا مَأْمَنَ الْخَائِفِينَ وَيَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ
وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ شَقِيًّا أَوْ مَحْرُومًا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ مُقْتَرًا
عَلَى فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِي وَحِرْمَانِي وَطَرْدِي وَإِقْتَارَ رِزْقِي وَأَثْبِتْنِي
عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ سَعِيدًا أَمْرُؤًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي
كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ
إِلَهِي بِالتَّجَلِّيِ الْأَعْظَمِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمَكْرَمِ الَّتِي فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ
حَكِيمٍ وَيُبْرَمُ أَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا أَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ
الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ هـ -

(جواہر النعمہ و مجربات الدیر الی الکبیر) - ("نہایۃ الال"، ۲۸۰)، بحوالہ "فقہ السنہ"، ۴۴۴

۲۰/۱۴ ماہ ورجب ۱۴۳۰ھ، مطابق ۱۴ جولائی ۲۰۰۹ء